مسائل رھن

﴿دوسری قسط﴾

علامہ جی۔اے حق محمد

دو اشخاص کے پاس رہن رکھنا

وقوع رہن کے سلسلے میں مسلک حنفی کی کتاب الھدایہ میں مندرجہ ذیل مسائل بھی بیان کیئے گئے ہیں کہ :

"اگر کسی کو دو اشخاص کا قرض ادا کرنا تھا اور اُس نے اپنی کوئی معین چیز ان دونوں کے پاس بیک وقت رہن رکھ دی تو یہ رہن جائز ہوگا، اور مرتہنوں میں سے ہر ایک کے پاس وہ چیز پوری کی پوری رہن سمجھی جائے گی۔ اس لئے کہ رہن ایک مکمل چیز کی طرف منسوب کیاگیاہے۔ معاملہ بھی ایک ہی ہے اس میں اشتراک بھی نہیں ہے اور وہ چیز ایک ہی قرض کے عوض میں رد کی گئی ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ جس میں حصے بخرے نہیں ہوسکتے اس لئے وہ مال مرہون دونوں میں سے ہر ایک کے پاس پورے کا پورا محبوس قرار دیا جائے گا۔ یہ صورت کوئی چیز دو اشخاص کو ہبہ کردینے کے برخلاف ہے کہ یہ ہبہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

اگر دونوں مرتہن حضرات نے مال مرہون کے لئے باری مقرر کرلی تو ان میں سے ہر ایک اپنی باری کے اوقات میں دوسرے مرتہن کے حق میں ثالث عادل کے حکم میں ہوگا۔ یہ مال مرہون دونوں میں سے ہر ایک کے پاس اس کے قرضے کے حصے کے مطابق زیر ضمانت ہوگا۔ کیونکہ مرہون کے تلف ہوجانے کی صورت میں ہر ایک اپنا قرضہ وصول کرلینے والا قرار دیا جائے گا کیونکہ قرضہ کی وصولی کو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

اگر راہن نے ایک قرض خواہ کا حق ادا کر دیا تو یہی مال مرہون پورے کا پورا دوسرے مرتہن کے پاس رہن رہے گا۔ کیونکہ مال مرہون اپنی کلی شکل میں رہن رکھا گیا ہے اور اس کی تقسیم نہیں ہوسکتی۔ اسی اصول کی بنا پر اُس مال بیع کو روکے رکھنے کا حکم ہے جس کے دو خریداروں میں سے ایک نے اپنے حصے کی رقم ادا کر دی ہو مگر دوسرے نے ادا نہ کی ہو"[۱۷]

[نیز ملاحظہ فرمائیں۔ المحلیٰ = ۸ : ۱۰۷، شافعی مسلک کے لئے ملاحظہ کریں المجموع ۱۳ : ۱۹۵]

دو اشخاص کا ایک شخص کے پاس رہن رکھنا

اگر دو اشخاص نے کوئی ایک چیز ایک رہن کے طور پر کسی ایک شخص کے پاس رہن رکھی اس قرضے کے عوض جو ان دونوں پر ہے تو یہ رہن نافذالعمل ہوگا اور یہ رہن کل قرضے کے مقابلے میں ہوگا۔ مرتہن اپنا پورا قرضہ وصول کرنے تک اس مال مرہون کو روکے رکھنے کا حقدار ہوگا۔ کیونکہ اس مال مرہون کا قبضہ کل قرضے کے عوض حاصل ہوا ہے اور اس میں کوئی شرکت یا اشتمالیت نہیں ہے"[۱۸]

[نیز ملاحظہ فرمائیں المحلیٰ = ۸ : ۱۰۷

شافعی مسلک کے لئے ملاحظہ کریں المجموع ۱۳ : ۱۹۵]

قرضے کی میعاد بڑھانے کے لئے رہن رکھنا (مالکی مسلک)

اس سلسلے میں مالکی مسلک کی کتاب المدونۃ الکبریٰ میں مندرجہ ذیل حالت بیان کی گئی ہے کہ :

"اگر قرضے کی میعاد مقرر کی گئی تھی ابھی وہ میعاد پوری نہیں ہوئی کہ قرضدار اپنے قرض خواہ کو اس قرض کے عوض رہن دیدے تاکہ اس کے ذریعے اس قرض کی میعاد بڑھا دی جائے تو یہ رہن جائز نہ ہوگا"

اگر میعاد ختم ہونے کے بعد رہن دے اور اگلی میعاد مقرر کرے تو جائز ہے"[۱۹]

قبضہ اور عقد رہن

" ایجاب و قبول کے بعد عقد رہن کی تکمیل کے لئے مال مرہون پر قبضہ ضروری ہے جب تک مرتہن اس پر قبضہ نہ کر لے اس وقت تک عقد رہن کو مکمل نہیں سمجھا جائے گا اور اس پر رہن کے احکام نافذ نہ ہوں گے بلکہ ایجاب و قبول کے بعد اور مرتہن کے مال مرہون پر قبضے سے پہلے راہن اس مال میں کوئی بھی تصرف کر سکتا ہے ۔ چاہے تو مال مرتہن کے قبضے میں دے اور اگر چاہے تو عقد رہن سے رجوع کرے[۲۰] "

احناف کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے :

وان کنتم علیٰ سفر ولم تجدوا کاتباً فرھانٌ مقبوضةٌ" (البقرہ: ۲۸۳)
ترجمہ: (اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا ۔)

" اس آیت میں عقد رہن کو قبضے کے ساتھ مقید کر دیا گیا ہے ۔"

اگر قرآن مجید کے ان الفاظ اور اس کے نظم کلام کو قانونی نظر سے دیکھا جائے تو نظر آتا ہے کہ "فرھانٌ مقبوضةٌ" جزا ہے جو اسم مصدر کی شکل میں لائی گئی ہے قاعدہ یہ ہے کہ اگر مصدر کو حرف "فا" کے ساتھ ملا کر جزا کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس سے "امر" مراد ہوتا ہے یعنی یہ مصدر امر کے معنی میں ہے تو عبارت اس طرح بنے گی کہ رہن دو جو قبضے کے ساتھ ہو یا رہن لو جو قبضہ شدہ ہو"[۲۱]

فقہ حنفی کی کتاب " الھدایۃ" میں اس کی مزید تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ "رہن عقد تبرع ہوتا ہے یعنی راہن اس عقدِ رہن کے مقابلے میں مرتہن کے خلاف کوئی استحقاق نہیں پاتا، اس لئے یہ عقد اس وقت تک مکمل نہ ہوگا جب تک کہ عقد کرنے والا اس کو پوری طرح نافذ نہ کر دے اور اس کا پورا انفاذ قبضے کے ساتھ ممکن ہے ورنہ تو قبضے سے پہلے راہن اس میں تبدیلی کر سکتا ہے یہی صورت وصیت میں ہوتی ہے کیونکہ وصیت بھی عقدِ تبرع ہے"[۲۲]

" الھدایۃ" میں اس معاملے کو بیع کے معاملے پر قیاس کرنا صحیح قرار نہیں دیا گیا اس لئے کہ " یہ صورت حال بیع میں نہیں ہوتی اس لئے کہ بیع کرنے والا عقدِ بیع کے ذریعے مشتری پر استحقاق حاصل کرتا ہے اسی لئے اس معاملے میں صرف بائع کو مکمل اختیار نہیں ہوتا بلکہ دوسرا فریق یعنی

مشتری چونکہ عقد بیع سے متاثر ہوتا ہے اس لئے اس کو بھی مناسب اختیار حاصل ہوتا ہے[۲۳]

عقدِ رہن میں قبضے کے ضروری ہونے کو مسلک حنفی کی معروف کتاب "المبسوط" میں واضح کیا گیا ہے کہ "قبضہ مال مرہون کے لئے لازمی صفت ہے کیونکہ عقدِ رہن کا موجب اس بات کا ثبوت ہے کہ مرتہن کو مالِ مرہون پر مکمل دسترس حاصل ہے اور یہ چیز قبضے کے بغیر نہیں پائی جا سکتی۔

رہن سے اصل مقصود یہ ہے کہ راہن جلدی سے مرتہن کا حق ادا کر دے اور یہ مقصود تبھی حاصل ہے ہو سکتا ہے جب مال مرہون مرتہن کے قبضے میں ہو، اس طرح کہ راہن کو اس پر دسترس حاصل نہ رہے تاکہ وہ اس کی دوری سے ہونے والے نقصان سے بچاؤ کے لئے مرتہن کا حق ادا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ اور رہن کا دوسرا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ مرتہن کو اس ضرر سے بچایا جائے جو دوسرے حق داروں کے مطالبات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ مال مرتہن کے قبضے میں رہے تاکہ دوسرے حقداروں کی نسبت اس کو فوقیت رہے اور راہن ایسا نہ کر سکے کہ مرتہن کا حق ادا کئے بغیر اس مال سے دوسرے حق داروں کے حقوق ادا کر دے اور مرتہن کے لئے کچھ نہ بچے[۲۴]

مسلکِ حنفی کی کتاب "بدائع الصنائع" میں قبضے کو ضروری قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "اگر کسی نے مال رہن دیا اور پھر اس کو فروخت کرنے کے لئے عادل مقرر کیا جس نے اس پر قبضہ نہیں کیا اور میعاد پوری ہو گئی تو رہن باطل ہو گا کیونکہ رہن کے لئے قبضہ ضروری ہوتا ہے[۲۵]

[نیز ملاحظہ فرمائیں: الفقہ الاسلامی وادلتہ - ۵ : ۲۰۷ ومابعد،

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ - ۲ : ۳۲۷ ،

شافعی مسلک کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ - ۲ : ۳۲۸ -

حنبلی مسلک کے لئے دیکھیں۔ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ - ۲ : ۳۳۰ -

نیز ملاحظہ فرمائیں۔ المحلی = ۸ : ۸۸ ، الانصاف = ۵ : ۱۴۹]

حصولِ قبضہ کی صورت

قانونی طور پر قبضہ لینے یا دینے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں جو حنفی مسلک کی کتاب "فتاوی عالمگیری" میں اس طرح بیان کی گئی ہیں کہ "ظاہرُ الروایۃ" کے مطابق محض تخلیہ سے قبضہ ثابت ہو جائے گا مثلاً مال مرہون کو مرتہن کے پاس اس طرح چھوڑ دیا گیا کہ وہاں اور کوئی موجود نہ تھا تو سمجھا جائے گا کہ مال مرہون مرتہن کے حوالے کر دیا گیا ہے اور مرتہن نے اس کا قبضہ لے لیا ہے۔"

"نوادر" میں امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ: "اگر مالِ مرہون ناقابلِ انتقال ہو تو اس کا منتقل کرنا ضروری ہوگا۔ منتقل کئے بغیر قبضہ ثابت نہ ہوگا مثلاً کسی شخص نے اپنا گھوڑا رہن رکھا اور وہ گھوڑے کے پاس مرتہن کو چھوڑ کر چلا گیا تو صرف اتنی بات سے قبضہ ثابت نہ ہوگا بلکہ ضروری ہوگا کہ مرتہن گھوڑے کو اپنے ہاں لے جائے۔

یہاں قانونی نکتہ یہ ہے کہ یہ قبضہ ضمانت کو واجب کرتا ہے کہ مرتہن اپنا حق وصول کرنے کے بعد مال مرہون راہن کو واپس کر دے گا اور وہ اس کا ضامن ہوگا جس طرح غصب میں ضمان واجب ہوتی ہے چونکہ غاصب کا محض کسی مال کے پاس موجود ہونا اس کو ضامن بنانے کیلئے کافی نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس مال کو لے جائے۔ اسی طرح عقدِ رہن میں مرتہن پر اسی صورت میں ضمان واجب ہوگی جب وہ مالِ مرہون کو لے جائے گا۔"(۲۶)

قبضہ حاصل کرنے کے سلسلے میں ایک طریقہ ایسا ہے جس کو قبضہ بطریقِ اصالت کہا جاتا ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ "اگر مرتہن بذاتِ خود مالِ مرہون پر قبضہ کر لے تو یہ قبضہ بطریقِ اصالت کہلاتا ہے بشرطیکہ وہ اتنی عقل رکھتا ہو کہ قبضے کا قانونی مطلب سمجھ سکے اور یہ جان سکے کہ جو کچھ اس نے عمل کیا ہے وہ قانونی قبضہ ہے اور اس قبضے کی وجہ سے اس پر ضمان عائد ہوتی ہے۔"(۲۷)

اس معاملے میں ایک طریقہ ایسا بھی ہے جس کو قبضہ بطریقِ نیابت کہا جاتا ہے جس کی وضاحت یہ ہے کہ:

"اگر باپ یا ماں قبضہ کرے تو اس کو قبضہ بطریق نیابت کہیں گے، اگر ہر دو فریق کا معتمد کوئی ثالث عادل قبضہ لیلتے یا اپنے پاس رکھنے کے لئے لے جائے تو اس کو بھی قبضہ بطریق نیابت کہا جاتا ہے اور اس ثالث عادل کا قبضہ قانوناً جائز ہوتا ہے۔[۳۸]"

دوام قبضہ

حنفی مسلک کی کتاب "بدائع الصنائع" میں ہے کہ!" عقد رہن میں مرتہن کا مال مرہون پر قبضہ حاصل کرنا ضروری شرط ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ معاملہ مکمل ہونے تک (یعنی مرتہن کی طرف سے حق وصول کر لینے تک) مال مرہون پر مرتہن کا قبضہ قائم رہے۔

اگر کسی وجہ سے مرتہن نے اپنی رضامندی سے اس کا قبضہ چھوڑ دیا تو رہن باطل ہو جائے گا۔ اور اگر پھر سے وہ مال مرہون مرتہن کے قبضے میں آ گیا تو رہن بھی پھر سے صحیح ہو جائے گا۔ اس حکم کی دلیل یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے رہن کو قبضے کے ساتھ مشروط و مقید کر دیا ہے جیسا کہ قرآنی الفاظ ہیں "فرھان مقبوضۃ" اس وجہ سے ضروری ہے کہ جب تک کوئی مال مرہون ہے اس وقت تک اس کا مقبوض (زیر قبضہ) ہونا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ خود لفظ رہن کا لغوی معنی بھی "روک رکھنا" (حبس) ہے اگر قبضہ نہ ہو تو ظاہر ہو گا کہ اس کو روکا نہیں گیا اور بغیر روک کے رہن کا معنی ہی نہیں پایا جاتا۔[۳۹]"

جرمنی میں فقہ اسلامی
اور پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی
تالیفات کیلئے رابطہ کیجئے
علامہ محمد اشرف چوہدری' مدیر معاون مجلّہ فقہ اسلامی

صدر مدرس و خطیب
ادارہ پاک دارالاسلام
فرینکفرٹ جرمنی